SHABANA PERVEEN
Asst. Professor
Vaishali Mahila College, Hajipur (B.B.A, Bihar University, Muzaffarpur)
B.A (H) Part I (Ghazal)
Topic: Iqbal

اقبال کی شاعرانہ عظمت

اردو شاعری میں علامہ اقبالؔ کی حیثیت ایک بلند قد آور شخصیت کی ہے۔ان کی شاعری کا آغاز لاہور کے ادبی مشاعرہ میں جب انہوں نے اپنی غزل پڑھنی شروع کی تھی جس کا مطلع ہے ؎

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے

تو سامعین چونک اٹھے تھے اور انہیں بے پناہ داد ملی تھی۔اب آیئے اور دیکھیں کہ اقبال کی شاعرانہ عظمت کا راز کن باتوں میں پوشیدہ ہے۔

اقبال سے قبل بھی اردو شعرا مل جائیں گے جیسے میرؔ ہیں غالبؔ ہیں دردؔ وغیرہ لیکن ان میں کوئی خالص عشق مجازی کا شاعر ہے تو کوئی عشق حقیقی کا حالانکہ میرؔ نے بھی اپنے اشعار میں بدلتے ہوئے سماج کی افراتفری ہنگامی زندگی ،دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو شعری پیکر میں ڈھالا ہے لیکن میرؔ کے اشعار بلند حوصلگی اور طبیعت میں توانائی نہیں پیدا کرتے۔اس کے برعکس غالبؔ کے اشعار پڑھیئے تو ان میں شوخی ظرافت چلبلہ پن اور فلسفہ کی آمیزش ہے۔حالانکہ اردو شاعری میں پہلی بار غالبؔ ہی نے فکر و فلسفہ سے بھرپور اشعار پیش کئے ہیں اور اسی فکر و فلسفہ کو اقبال نے اپنی بے پناہ فکری صلاحیتوں سے اجاگر کیا جس کا اعتراف اقبال نے غالب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان اشعار میں کیا ہے ؎

فکر ہستی سے تیرے مجھ پہ یہ روشن ہوا
ہے پر مرغ تخئیل کی رسائی تا کجا

خصوصیت :اقبال کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی غزلیں ہوں یا نظمیں سبھی ان کے فکر و فن اور فلسفیانہ مزاج کی خوبصورت پیکر ہیں۔ان میں شعری ہم آہنگی بھی ہے لطافت بھی اور زمانے کی تیز و تند ہواؤں سے نبرد آزما ہونے کی فکری کاوشیں بھی ہیں۔اقبالؔ نے اگر محض فلسفہ سے کام لیا ہوتا تو ان کی غزلیں ہوں یا نظمیں ان کا شعری حسن زائل ہو جاتا اور ان کے مجموعے صرف فلسفہ کی خشک کتابیں بن کر رہ جاتیں۔لیکن اقبال نے اپنی فکری صلاحیت کو بروئے کار لاکر اردو شاعری کو نئے موضوعات سے نوازا۔مثلاً خودی کا فلسفہ،حیات و کائنات کا رشتہ،انسان اور خدا کا تعلق ،بے ثباتی دنیا،موضوع کو اقبال نے آسان

ترین، واضح ترین اور دلکش ترین انداز میں پیش کیا ہے۔

بال جبرئیل میں غزلوں کے علاوہ کامیاب نظمیں بھی ہیں ۔ ''مسجد قرطبہ'' اور ''ساقی نامہ'' ان کی شاعری کی شاہکار ہیں۔ یہ دونوں طویل نظمیں ہیں ۔جن میں فنی وشعری خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔نظم ''مسجد قرطبہ'' اس لئے اہم نہیں کہ اس کا عنوان مسجد ہے جس سے ہمارا قلبی لگاؤ ہے۔ بلکہ نظم فن کے اعتبار سے اعلیٰ ہے۔فنون لطیفہ کی بنیادی خصوصیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس طرح ''ساقی نامہ'' میں زندگی ،خودی کے رشتے کو واضح کیا گیا ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا انداز شاعرانہ ہے۔ان نظموں کو شعری ڈھانچہ میں ڈھال دیا ہے۔ان کی عظمت اس حقیقت میں ہی پوشیدہ ہے۔

اقبال بھی پریم چند کی طرح سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف ہیں اور ایک ایسا نظام حیات چاہتے تھے کہ جس میں طبقاتی امتیاز نہ محنت کرنے والوں کو ان کی محبت کا صلہ ملے اس نظریہ کے تحت انہوں نے نظم ''لینن فرشتوں کا گیت'' اور ''فرمان خدا'' لکھی اور خدا سے یہ پوچھا کہ یہ سرمایہ داری کب ختم ہوگی جس کے جواب میں فرشتوں کے نام خدا کا یہ فرمان جاری ہوا کہ میری دنیا کے غریبوں کو جگا کر سرمایہ داری کا خاتمہ کر دو ان نظموں میں وہ ترقی پسند شاعر نظر آتے ہیں۔ میں ترقی پسند شاعروں کی طرح نعرہ نہیں لگاتے ۔ یہاں بھی ان کا انداز شاعرانہ ہے۔شاعر کی عظمت شاعرانہ خصوصیت سے ہوتی ہے اور اقبال ایک کامیاب شاعر تھے۔اکثر یہ سوال اٹھتا رہا ہے کہ وہ کامیاب فلسفی تھے یا کامیاب شاعر دراصل ان کا ذہن فلسفی کا تھا انہوں نے زندگی کے مسئلوں کو فلسفی کی نظر سے دیکھا اور پرکھا تھا،لیکن ان کا صحیح مقام یہی ہے کہ وہ کامیاب شاعر تھے۔ان کی شاعری کا مرکزی موضوع خودی کا فلسفہ ہے، جسے بار بار پیش کیا ہے۔فلسفہ عقل وعشق کی وضاحت کی ہے،لیکن ہر جگہ ان کا انداز شاعر کا ہے،اور یہی ان کی عظمت ہے۔

اقبال کی نظموں کے بارے میں جہاں تک اقبال کی نظموں کا تعلق ہے انہوں نے فکر وفن میں ڈوبی ہوئی کئی شاہکار نظموں کی تخلیق کی جن کا شمار دنیا کی عظیم نظموں میں کیا جاسکتا ہے۔ان نظموں میں مشاہدہ بھی ہے ۔انسانی ہمدردی بھی اور آنے والے زمانے کی خوبصورت بشارت بھی ۔اگر اقبالؔ اور کچھ بھی نہ لکھے۔صرف ان نظموں ہی کو لکھ ڈالتے تو بھی ان کا شمار دنیا کے بڑے شاعروں میں ہوتا۔اقبالؔ کی چند ایسی نظموں کے نام یہ ہیں۔ ''ساقی نامہ،مسجد قرطبہ،شکوہ جواب شکوہ اور شعاع امید'' وغیرہ۔

نظموں کے علاوہ اردو میں اقبالؔ نے غزلوں کو ایک نیا مزاج اور ایک نیا آہنگ دیا۔اقبال کے قبل شعراء کی اردو غزلوں کو پڑھئے تو ان میں ہر جگہ مایوسی ، ناکامی اور پست ہمتی کے اثرات دکھائی دیں گے۔اقبال نے اردو غزل کی فضا بدل کر رکھ دی اور اس میں حوصلہ امید،اور نئی زندگی کے تقاضوں کی روشنی بکھیر دی۔ یہ بھی اقبال کا اتنا بڑا کارنامہ ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں دور حاضر کے تمام بڑے غزل گو شاعر اقبال کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔اقبال کی غزلوں کے ایک دو مطلع کو دیکھئے کیسی فضا بدلتی نظر آتی ہے۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آلباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبیں نیاز میں

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر
قلب ونظر شکار کر عقل وخرد شکار کر

وغیرہ وغیرہ۔غرض یہ کہ اقبال اردو ہی کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے ایک عظیم شاعر ہیں۔

☆☆☆